کاپی کی سہولت نہیں ہے۔ باہر سے کاپی کروانے کے لے سکرپٹس نہیں دیے جا سکتے''۔ **پھر لائبریری میں بیٹھ کر سکرپٹس** پڑھنے شروع کر دیے۔ وہاں کے لائبریرین جناب محمد عارف یہاں آنے سے پہلے جی سی یونیورسٹی لائبریری میں تھے۔ عارف صاحب نے وہاں میری بہت مدد کی ہے۔ ایسے ڈرامے جن کا اندراج یہاں موجود ہے لیکن وہ دستیاب نہیں ہیں۔ میں نے ان کی فہرست تیار کر کے عارف صاحب کو دی۔ انھوں نے لاہور سے وابستہ کئی لوگوں سے فون کر کے الحمرا لاہور آرٹس کونسل کے ریکارڈ میں رکھنے کے لیے گزارش کی، اب بھی وہ اس کوشش میں ہیں کہ کسی نہ کسی طرح یہ ریکارڈ مکمل ہو جائے۔ میں عارف صاحب کا تہہ دل سے شکر گزار رہوں کہ انھوں نے میرے مقالے کے لیے بہت سی آسانیاں پیدا کیں۔ یہ مقالہ پانچ ابواب پر مشتمل ہے:

<u>پہلا باب:</u> پہلے باب میں الحمرا لاہور آرٹس کونسل کا تعارف پیش کیا گیا ہے۔ اس تعارف میں، اس کی بنیاد، آغاز، عمارت، مقاصد، عہد داران، قواعد وضوابط اور سرگرمیوں کا خصوصاً اُردو اسٹیج کے حوالے سے ذکر کیا گیا ہے۔

<u>دوسرا باب:</u> کو دو حصوں ''ترجمہ شدہ اُردو اسٹیج ڈرامے'' اور ''ماخوذ اُردو اسٹیج ڈرامے'' میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ترجمہ شدہ اردو اسٹیج ڈراموں میں آٹھ ڈرامہ نگاروں کے ۱۲ ڈرامے دستیاب ہوئے۔ ان میں سے سیّد امتیاز علی تاج، کمال احمد رضوی، علی احمد اور راحت کاظمی کے کچھ کھیل شائع بھی ہو چکے ہیں باقی تمام کھیل غیر مطبوعہ ہیں۔ ترجمہ شدہ ڈرامے ۱۹۵۷ء سے لے کر ۲۰۰۶ء تک کے شامل کیے ہیں۔ اس باب کے دوسرے حصے ''ماخوذ شدہ اُردو اسٹیج ڈرامے'' میں ۱۳ ڈرامہ نگاروں کے ۱۴ ڈرامے شامل ہیں۔ یہ ڈرامے ۱۹۶۵ء سے ۲۰۰۶ء کے ہیں کیونکہ ۲۰۰۶ء کے بعد کوئی نیا ترجمہ پیش نہیں ہوا۔

<u>تیسرا باب:</u> اس باب میں ''طبع زاد مطبوعہ اُردو اسٹیج ڈرامے'' میں ۶ ڈرامہ نگاروں کے ۱۱ مطبوعہ ڈراموں کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ یہ ڈرامے ۱۹۶۷ء سے ۱۹۸۲ء تک پیش ہوئے ہیں۔

<u>چوتھا باب:</u> ''طبع زاد غیر مطبوعہ اُردو اسٹیج ڈرامے'' میں ۲۵ ڈراما نگاروں کے ۳۱ غیر مطبوعہ ڈراموں کا مطالعہ پیش کیا گیا ہے۔ یہ ڈرامے ۱۹۶۷ء سے ۱۹۹۹ء تک کے ہیں۔ اس کے بعد بھی کوئی نیا طبع زاد ادبی اسٹیج ڈرامہ پیش نہیں ہوا۔

<u>پانچواں باب:</u>

''مجموعی جائزہ'' میں ذیلی عنوان ''**اردو اسٹیج ڈرامے کے فروغ میں الحمرا لاہور کردار**'' کے تحت مجموعی طور پر ڈراما نگاروں کے فنی اور فکری حوالے سے اُردو اسٹیج ڈرامے کے فروغ میں کردار کو پیش کیا گیا ہے۔

مقالے کی تیاری میں جن کتابوں سے استفادہ کیا گیا ہے مقالے کے آخر میں ''کتابیات'' کے عنوان سے ان کا ذکر شامل ہے۔

میں نے ایم۔اے سے پی ایچ ڈی تک جی سی یونیورسٹی لاہور، شعبہ اُردو کے اساتذہ سے فیض حاصل کیا ہے۔ میں